# فرہنگ سیرت

﴿۵﴾

سید فضل الرحمٰن

## باب الہمزہ

**آمنہ بنت وھب بن عبد مناف:** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ اور حضرت عبداللہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ یہ شرافت، عزت اور جاہت اور عفت وعصمت میں بے مثال تھیں۔ بقول وہ اپنے زمانے میں قریش کی سب سے زیادہ فضیلت ماب اور محترم خاتون تھیں۔ جب آپ کی عمر ۷ سال ہوئی تو حضرت آمنہ آپ کو لے کر مدینہ منورہ گئیں۔ وہاں ایک ماہ قیام کے بعد مکہ واپس آرہی تھیں کہ مکے اور مدینے کے درمیان مقام ابواء میں وفات پاگئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔ اس سفر میں آپ کی کنیز ام ایمن ساتھ تھیں جو آپ کو لے کر مکے آئیں۔

**ابو ثعلبہ الخشنی:** ایک جلیل القدر صحابی جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کے نام کی طرح ان کے نام میں بھی بہت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام **جُرْهُم** یا **جُرْهُوْمُ** اور بعض کے نزدیک **جُـرْثُمُ** یا **جُـرْثوم** ہے وغیرہ بنی خشنین کی طرف نسبت ہے۔ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ۷ھ میں حدیبیہ کے دن ببول کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ صفین کے موقع پر فریقین میں سے کسی کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ان متعدد احادیث سے مروی ہیں۔ خلافت معاویہ کے ابتدا دور میں حالت سجدہ میں وفات پائی۔

**ابو خَيْثَمَهْ مالک :** (یا عبداللہ) بن قیس یا بنی سالم کے انصاری تھے۔ غزوہ احد میں شرکت کی۔ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے سے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے دس روز بعد وہ دوپہر کے وقت اپنے باغ کی طرف آئے۔ اس وقت نہایت شدت کی گرمی تھی اور ان کی بیوی نے چھپر میں پانی چھڑکا ہوا تھا اور کھانا تیار تھا۔ یہ دیکھ

کر انہوں نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم میں ہلاک ہو گیا اگر اللہ میری توبہ قبول نہ کرے۔ میں کھجور کے سائے میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی اور لو میں۔ اسی وقت وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اللہ کی رضا کے لئے تبوک کی طرف نکل کھڑے ہوئے کہ شاید وہ اسلامی لشکر کو پالیں۔ جب لشکر کے قریب پہنچے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! مدینے کی طرف سے کوئی سوار آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوخیثمہ ہوں گے۔ پھر وہ روتے ہوئے آپ کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی کوتاہی کا سبب بیان کیا۔ آپ نے ان کے لئے استغفار اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یزید بن معاویہ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔

**ابو ذر جندب بن جنادہ غفاری:** ان کا تعلق مدینے کے قریب آباد قبیلہ غفار سے تھا۔ ان کے اسلام کا مفصل واقعہ بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔ جب ان کو آپ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی انیس کو معلومات کے لئے مکہ بھیجا۔ بھائی نے واپس آ کر جو کچھ ان کو بتایا اس سے ان کی تشفی نہیں ہوئی چنانچہ انہوں نے خود رخت سفر باندھا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے نہیں تھے اور نہ کسی سے پوچھنا چاہتے تھے۔ آخر ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ ﷺ کی باتیں سن کر اسلام لے آئے۔ آپ ﷺ ان سے کہا کہ اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں میرے بارے میں آگاہ کرو۔ یہاں تک کہ میرے غلبے کا وقت آ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر حضرت ابوذر نے کہا کہ مجھے یہاں تیس دن ہو گئے ہیں اور صرف زم زم پر گزارا ہے۔ اس کی وجہ سے میری توند نکل آئی ہے اور مجھ میں بھوک کی ناتوانی بالکل نہیں۔

مدینے کے قریب حاجیوں کے راستے پر واقع ربذہ بستی میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔ انتقال کے وقت ان کے پاس ان کی بیوی اور ایک غلام تھے۔

**ابو سفیان بن حرب:** اس کا نام صخر بن حرب بن امیہ تھا۔ اسلام کے ظہور کے وقت یہ مکہ کا ایک سردار اور قریش کا رئیس تھا۔ یہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا تھا کہ مسلمان مدینے سے اس کی تلاش میں نکلے اور بدر پہنچے۔ ابوسفیان کو خبر ملی تو اس نے قریش سے مدد طلب کی۔ اس دوران ابوسفیان اور اس کا قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور مشرکین کا لشکر بھی بدر پہنچ گیا جو اس کی مدد کے لئے نکلا تھا۔ یہ دونوں لشکروں میں مڈبھیڑ ہوئی اور مشرکین کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نامور سرداروں اور سپہ سالاروں سمیت ان کے ستر آدمی

مارے گئے۔
غزوہ احد میں یہ مشرکین کے لشکر کے سپہ سالار تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف با اسلام ہوئے اور مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہوکر غزوہ حنین میں شرکت کی۔ ۱۰۰ اونٹ اور چالیس اوقیہ مال غنیمت سے حصہ ملا۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔

**ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد القرشی المخزومی:** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دنوں میں جن لوگوں نے حضرت ابوبکر کی ترغیب سے اسلام قبول کیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ محرم ۴ ہجری میں آپ نے ڈیڑھ سو مہاجرین و انصار پر مشتمل ایک سریہ ان کی سربراہی میں قطن بھیجا۔ اہل قطن خبر پاتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بہت اونٹ اور بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ غزوہ احد میں ابوسلمہ کے کندھے پر ایک زخم لگا تھا اور اچھا ہوگیا تھا۔ اس سفر کے بعد وہ پھر تازہ ہوگیا اور اسی سے ان کا انتقال ہوا۔

**ابو العاص بن ربیعہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔ ان کی شادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب سے ہوئی تھی۔ حضرت زینب اسلام لے آئی تھیں اور ابو العاص اپنے شرک پر قائم رہے۔ غزوہ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے اور جنگی قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ رہائی کے وقت ان سے وعدہ لیا گیا تھا کہ مکے جاؤ وہ حضرت زینب کو بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے مکے جاکر حضرت زینب کو مدینے بھیج دیا۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت زینب سے ان کا پہلا نکاح بحال کردیا۔ ذی الحجہ ۱۲ھ میں وفات پائی۔

**ابو عبیدہ بن عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال الفہری القرشی:** جلیل القدر صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ فاتح شام میں ہجرت سے چالیس سال پہلے مکے میں پیدا ہوئے۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں آپ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کا لقب امین الامہ ہے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمران سے ملنے جاتے تو معانقہ کرتے اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے۔ حضرت عمر نے ان کے گھر میں تو اثاثہ نہیں پایا سوائے ان کی تلوار، ان کی ڈھال اور سواری کے ۱۸ ہجری میں طاعون کی بیماری میں انتقال ہوا۔ غور بیان اردن میں دفن

ہوئے۔

**ابو قتادہ الانصاری:** ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام الحارث بن ربعی بن بلدمہ بن ...... بن سنان بن عبیدہ بن عدی ابن غنم بن کعب بن سلمہ ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عمرو ہے۔ غزوہ احد اور حدیبیہ میں شریک رہے۔ ان سے متعدد حدیثیں مروی ہیں۔ دوسروں کی قیادت کی۔ ان میں سے ایک شعبان ۸ ہجری میں خضرہ کی طرف بھیجا گیا اور دوسرا ملتان ۸ ھ میں بطن اضم کی طرف۔

**ابو موسیٰ الاشعری:** ان کا نام عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب ابوموسیٰ۔ ان کا تعلق قحطان کے قبیلے بنی الاشعر سے ہے۔ ہجرت سے ۲۱ سال پہلے یمن کے شہر زبو میں پیدا ہوئے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ظہور اسلام کے وقت مکے آئے۔ مشرف با اسلام ہوئے اور حبشہ کی ہجرت کر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کے کچھ علاقوں اور عدن میں عامل مقرر کیا۔ پھر ۱۷ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفے کا عامل مقرر کیا۔ ان سے ۳۵۵ حدیثیں مروی ہیں۔ قرآن بہت عمدہ پڑھتے تھے۔ مفتی اور قاضی بھی بہت عمدہ تھے۔

**ابو الهیثم بن التَّیِّهَان:** یہ مدینے کے بالکل ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں۔ اسعد بن زُرَارَہ کی دعوت پر مشرف با اسلام ہوئے۔ بیعت عَقَبَہْ اولی کے ۱۲ انصار میں سے ہیں جو سب کے سب اسلام لے آئے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ بھی کی اور آپ نے اوس اور خزرج کے لئے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے تھے، ان میں سے ایک ہیں تمام غزوات میں شرکت کی اور ۲۱ ھ میں وفات پائی۔

**ابی بن خلف بن وهب بن حُذَافَه بن جُمَحَ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے، جس کو میں روزانہ آٹھ سیر دانہ کھلا کر پالتا ہوں۔ اسی پر سوار ہوکر میں آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تجھے قتل کروں گا انشاء اللہ۔ احد سے واپسی کے وقت ابی بن خلف اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا آ گیا۔ جب وہ قریب آیا تو آپ نے حارث بن حمہ سے چھوٹا نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک چوکا دیا۔ ابی لڑھک کر گھوڑے سے نیچے گر پڑا اور دھاڑنے لگا۔ لوگوں نے دیکھ کر کہا یہ تو معمولی خراش ہے، خطرے کی کوئی بات نہیں۔ وہ اسی طرح بلبلاتا رہا۔ یہاں تک کہ مقام سرف میں پہنچ کر

مر گیا۔

**ابی بن کعب قیس بن عبید:** ان کا تعلق خزاج کے قبیلے بنی نجار سے تھا۔ ابوالمنذ ان کی کنیت تھی۔ بڑے عالم اور قرأت کے استاد تھے۔ اسلام سے پہلے بھی یہود کے بڑے علما میں سے تھے اور قدیم کتب عالم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار آدمیوں سے قرآن سیکھنے کے لئے کہا تھا، ان میں ابی بن کعب بھی تھے۔ (یعنی ابن مسعود، ابی بن کعب سالح مولی حذیفہ معاذ بن جبل) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی سے فرمایا تھا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قران سناؤں۔ غزوہ بدر، احد، خندق وغیرہ میں شریک رہے۔ کتب حدیث میں ان سے ۱۶۴ حدیثیں مروی ہیں۔ یہ نحیف اور چھوٹے قد کے تھے۔ ان ڈاڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ ۲۱ ہجری میں مدینے میں وفات پائی۔

**اَبْیَــــنُ:** یمن کا ایک عارقہ۔ عدن بھی اسی میں ہے۔ آج کل یہ علاقہ زراعت کے لئے مشہور ہے۔ جبل عدن میں ایک جگہ کا نام۔

**اَلْاَخَاشِبُ:** مکے کا ایک پہاڑ۔

**اَجْنَادَیْن:** شام میں فلسطین کے نواح میں ایک جگہ۔

**اَحْـمَــسُ:** یمن کے ایک قبیلے کی دو شاخیں۔ ا۔ بجیلہ کی ایک شاخ جو بنو احمس بن الغوث ہیں۔ جریر بن عبداللہ البجلی کا تعلق اسی شاخ سے ہے۔ ۲۔ دوسری شاخ ضبیعہ بن بیعہ بن نزار ہے۔

**اُخْدُوْد:** خندق کھائی، زمین میں مستطیل گڑھا۔ مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں آگ خندق کے مختلف واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک خندق یمن میں تھی، جن کا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سال پہلے زمانہ فرت میں پیش آیا۔ قرآن مجید کی سورہ بروج میں یہی خندق مراد ہے کیونکہ عرب کے لوگ اس خندق سے واقف تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت کے ایک بادشاہ نے لوگوں کو دین حق سے روکنے کی کوشش کی لیکن لوگوں نے اپنا دین ترک نہ کیا۔ بادشاہ غصے میں آ کر بڑی بڑی خندقیں کھدوا کر ان میں آگ دہکائی پھر اس نے ان لوگوں کو آگ میں ڈلوا دیا جو دین حق کو ترک کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے آخر اللہ کا غضب آیا اور آگ خندقوں سے باہر پھیل گئی اور خندقوں کے کنارے بیٹھے ظالموں، سرکشوں اور بدکرداروں کو جلا دیا۔

**ارض بــنـــی سُـلَیْـم:** یہ بہت وسیع علاقہ ہے۔ مدینے سے شروع ہو کر شمالی مکہ تک چلا گیا ہے۔ یہ حجاز کا عظیم پتھریلا علاقہ ہے۔

ارض خَثْعَم: یہ جرش اور بیشہ کے درمیان واقع ہے۔

**اَرْوی بنت کُرَیز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن وقی ضرت** عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ ان کی والدہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دادی البیضاء بنت عبدالمطلب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں۔ عفان بن ابی العاص بن امیہ نے ان سے شادی کی تو ان کے عثمان اور آمنہ پیدا ہوئے۔ اسلام قبول اور مدینے ہجرت کی۔ مدینے ہی میں رہیں۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

اُرَینِق: بنی سلیم کی ایک وادی۔

**اسامہ بن زید:** جلیل القدر صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کے بیٹے ہیں۔ ام ایمن ان کی والدہ ہیں۔ ہجرت سے پہلے بنوت کے ساتویں سال مکہ میں پیدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری سریہ جو بلقاہ کے نواح میں ابنی کی طرف روانہ فرمایا تھا، حضرت اسامہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ لشکر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرات سعید بن زید رضی اللہ عنہ جیسے اکابر مہاجرین وانصار کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔ اس وقت حضرت اسامہ کی عمر ۲۰ سال بھی نہیں تھی۔ آپ کی رحلت کی اطلاع پا کر تمام اہل لشکر مدینے واپس آ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر نے منصب خلافت سنبھالنے کے بعد لشکر کو روانہ فرمایا اور حضرت اسامہ ابنی سے کامیاب وکامران واپس ہوئے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت میں ۵۴ھ میں مقام جرف میں وفات پائی۔ کتب حدیث میں ان سے ۱۲۸ حدیثیں مروی ہیں۔

**اسعد بن زُرَارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار.** ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔ یہ مدینے کے نہایت معززین تھے۔ جنگ بعاث کے بعد نبوت کے گیارہویں سال خزرج کے جن چھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اسعد بن زرارہ ان میں سے ایک تھے۔ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شامل رہے اور بنی النجار کے لئے نقیب مقرر ہوئے۔ پہلی بیعت عقبہ کے بعد جب لوگ مدینے واپس جانے لگے تو انصار مدینہ کی خواہش پر آپ نے حضرت مصعب بن عمیر کو احکام اسلام کی تعلیم کے لئے ان کے ساتھ کر دیا۔ مدینے پہنچ کر انہوں نے اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا۔ غزوہ بدر سے پہلے اھ میں

مدینے میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہجرت کے بعد وفات پانے والے یہ پہلے انصاری تھے۔

**اسماء بنت ابی بکر:** زبیر بن العوام جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کی زوجہ اور عبداللہ بن الزبیر کی والدہ ہیں۔ ۱۷ آدمیوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائیں۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر زادراہ کی تھیلی کا منہ باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے نطاق کے سوا مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دو حصے کر کے ایک حصے سے تھیلی کا منہ باندھ دو، اسی لئے ان کو ذات النطاقین کہتے ہیں۔ تقریباً سو سال زندہ رہیں۔

**اسماء بن حارثہ السلمی:** ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ ہجرت سے ۱۴ سال پہلے ولادت ہوئی۔ ہجرت کے بعد یہ اپنے بھائی ہند کے ساتھ اہل حدیبیہ میں شامل تھے۔ ۶۶ ہجری میں ۸۰ سال کی عمر میں بصرہ میں وفات پائی۔

**اَشْمَذَانِ:** اَشْمَذُ کا تثنیہ۔ مدینے اور خیبر کے درمیان دو پہاڑ۔ ان میں سے ہر ایک کو اشمذ کہتے ہیں۔

**اَصْنَامُ:** واحد صَنَمُ: بت۔ اللہ کے سوا وہ تمام چیزیں جن کی پوجا کی جائے، قدیم زمانے سے لوگ اپنے بت سونے، چاندی، پیتل، لکڑی، پتھر اور مٹی سے بنانے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان کی پوجا کرتے چلے آئے ہیں۔

**اَلاَضْوَجُ:** مدینے میں احد کے قریب ایک جگہ جہاں غزوہ احد ہوا تھا۔ وادی کے پہلو میں احد کی طرف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر کے پاس ایک جگہ۔

**إلآلُ:** عرفات میں ایک پہاڑ کا نام۔ دُرَید کہتے ہیں کہ عرفات میں ریت کا ایک پہاڑ ہے، جس پر امام کھڑا ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کے دائیں جانب ہے۔

**ام الحکم بنت الزبیر بن عبدالمطلب:** اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر ایمان لائیں۔

**ام سلمہ ہند بنت تسہیل بن المغیرہ:** یہ آپ کی چچی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی لڑکی ہیں۔ ان کی شادی ان کی خالہ کے لڑکے ابومسلمہ سے ہوئی۔ اب سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد بن المغیرہ اور یہ آپ کی چچی برہ بنت عبدالمطلب کے لڑکے ہیں۔ ام سلمہ کو اسلام کی طرف سبقت، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کی فضیلت حاصل ہے۔ ابوسلمہ کی وفات کے بعد اللہ

تعالیٰ نے ان کو اس کا نعم البدل اس طرح عطا فرمایا کہ جب ان کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی زوجیت میں لے لیا اور امہات المؤمنین میں شامل ہوگئیں۔ ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

**ام سُلَیم بنت ملحان بن خالد الانصاریہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ مالک بن خضر سے نکاح کیا اور حضرت انس پیدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم کے ساتھ جنگ شراکت کرتی تھیں۔ غزوہ احد اور حنین میں شرکت کی۔ ان سے ۱۴ حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ۴ حدیثیں صحیحین میں آئی ہیں۔

**ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ:** یہ حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہونے والی آپ ﷺ کی لڑکیوں میں سے ایک ہیں۔ بعثت سے پہلے ان کا نکاح ابولہب کے لڑکے عتیبہ بن ابولہب سے ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ابولہب نے اپنے لڑکے سے ان کو طلاق دلوادی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے ساتھ مدینے ہجرت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور ام کلثوم کی بہن حضرت رقیہ کی دفات کے بعد ۳ ہجری میں ام کلثوم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔ ام کلثوم نے ۹ ہجری میں وفات پائی۔

**ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط الامویہ:** ان کی والدہ کا نام اروٰی بنت کریز بن رَبیعَۃ بن حبیب بن عبد شمس۔ حدیبیہ کے سال مدینے ہجرت کی جہاں زید بن حارثہ سے ان کا نکاح ہوا۔ جب زید بن حارثہ موتی میں شہید ہوگئے تو زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کرلیا اور ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام زینب رکھا۔ پھر ان میں علیحدگی ہوگئی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کرلیا اور ابراہیم اور حمید اپیدا ہوئے۔ پھر عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد عمرو بن العاص نے ان سے نکاح کرلیا۔ پھر عمرو سے نکاح کے ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہوگیا۔

**ام مسطح:** ان کا نام سلمٰی بنت ابی دہم بن المطلب بن عبد مناف بن ......۔ ان کی ماں کا نام ویطہ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے۔ ان کے شوہر کا نام اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف ہے۔ مسطح نامی لڑکا پیدا ہوا۔ مشرف با اسلام ہوئیں اور بہت اچھی

مسلمان ثابت ہوئیں۔ یہ حضرت ابوبکرؓ کی خالہ کی لڑکی ہیں۔

**ام مَعْبَدْ:** ان کا نام عاتکہ بنت خالد الخزاعیہ ہے اور خنیس بن خالد الخزاعی کی بہن ہیں۔ مکے کے قریب وادی قُدَیْد میں ان کا مشہور خیمہ تھا۔ مسافروں کی خدمت کے لئے مشہور تھیں۔ بعض روایات کے مطابق ہجرت مدینہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ام معبد کے خیمے پر ہوا۔

**انس بن مالک بن النضر:** یہ بنی نجار سے تھے اور ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان تھیں۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر دس سال سے کم تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے نہ کبھی مجھے مارا نہ برا کہا اور نہ جھڑکا اور نہ میرے چہرے پر مارا۔ حضرت معاویہ اور ولید بن الملک کے عہد حکومت میں دمشق چلے گئے۔ اس کے بعد بصرہ منتقل ہوگئے اور وہیں وفات پائی۔ محمد بن سیرین نے غسل دیا۔ صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں جنہوں نے بصرہ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔

## باب الباء

**بُحْرَانُ:** وادیٔ حَجَرْ میں ایک پہاڑ۔

**بَرِیْرَۃ:** صحابیہ یہ آل احمد بن جحش کی کنیز۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کران کو آزاد کیا تھا۔

**بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خَلّاسْ:** ان کی کنیت ابوالنعمان ہے۔ بیعت عقبہ، بدر، احد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ کہتے ہیں کہ...... بنی ساعدہ میں انصار میں سے سب سے پہلے انہوں نے ہی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی۔

**البَصْرَۃُ:** عراق کا ایک مشہور اور تاریخ اسلام میں بڑا شہر جو زاہدوں اور واعظوں، عالموں، شاعروں اور ادیبوں کے لئے مشہور ہے۔ حسن بصری کا تعلق اسی شہر سے ہے۔

**بَقْعَاءُ:** حجاز میں نَقِیْع سے اوپر کی جانب پانی کی ایک جگہ جہاں ۶ ھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصطلق سے واپس آتے ہوئے ٹھہرے تھے۔ آج کل اس کا کہیں نام ونشان نہیں۔

**بکر بن وائل:** معاہدہ حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف ہونا چاہیں گے وہ آپ کے معاہدے میں شامل ہوں گے اور جو قریش کے حلیف ہونا چاہیں گے وہ

قریش کے ساتھ شامل ہوں گے چنانچہ بنی خزاعہ آپ کے معاہدے میں داخل ہوگئے اور بنی بکر قریش کے حلیف ہوں گے۔ ان دونوں قبیلوں میں دشمنی چلی آ رہی تھی۔ بنو بکر بن وائل نے موقع غنیمت جان کر بنو خزاعہ پر شب خون مارا۔ دونوں قبیلوں میں خوب جنگ ہوئی۔ قریش نے ظاہری طور پر بنی بکر کی ہتھیاروں سے مدد کی مگر پوشیدہ طور پر ان کے آدمی بھی رات کولڑائی میں حصہ لیتے تھے۔ آخر خزاعہ کے لوگ سکست کھا کر پناہ کے لئے بھاگتے ہوئے حرم میں داخل ہوگئے۔ بنو بکر بھی پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ جب معاہدہ حدیبیہ عملاً ٹوٹ گیا ت عمرو بن سالح خزاعی آپ سے مدد حاصل کرنے مدینے روانہ ہوگیا۔ مدینے پہنچ کر اس نے سارا واقعہ بیان کیا اور مدد طلب کی۔ آپ نے اس کی داستان سن کر اس کو مدد کا یقین دلایا۔

بلال بن الحارث بن عصم بن سعید ابن قرۃ بن خلاوۃ المذنی مدینے کے انصار میں سے تھے۔ قبیلہ مزینہ کے ایک فرد تھے۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ کے دن مزینہ کا جھنڈا ان ہی کے پاس تھا۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

بَیْسَانُ: اردن کا ایک شہر جو حَوْرَانُ اور فلسطین کے درمیان ہے۔
غزوہ ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ایک جگہ کا نام دریافت فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بیسان ہے اور اس کا پانی نمکین ہے۔ آپ نے اس کا نام تبدیل فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ نَعْمَانُ ہے اور پاکیزہ ہے۔ حضرت طلحہ نے اس کو خرید کر صدقہ کر دیا۔ یمامہ میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

بَیْضِ: حجاز میں بنی کنانہ کی منازل میں ایک جگہ ارض یمن میں ایک جگہ۔

البَیْضَاءُ: مکے میں تنعیم کا وہ پہاڑی راستہ جہاں مدینے سے آنے والا راستہ اترتا ہے۔ اسی جگہ مسجد عائشہ ہے، جہاں سے عمرہ کرنے والے احرام باندھتے ہیں۔ آج کل یہاں البیضاء نام سے کوئی جگہ معروف نہیں۔

بَیْضَانُ: حجاز میں بنی سُلَیم کا ایک پہاڑ۔

البَیْضَتَانُ: بیضہ کا تثنیہ۔ مکے اور شام کے درمیان ایک جگہ، زیالہ سے اوپر ایک مقام۔

بَیْنُ: نجران کے قریب ایک جگہ۔ حیرہ کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ایک وادی۔ اس کا ذرا

غزوہ بنی لحیان میں آتا ہے۔

**بَیْنُوْن:** یمن میں صنعا کے قریب ایک عظیم قلعہ۔ تبابعہ کی تعمیرات میں سے ایک تھا، اس کو اریاط حبشی نے منہدم کیا تھا۔

## باب التاء

**تَثْلِیْث:** مکے کے قریب حجاز میں ایک جگہ۔ وادی بیشہ کیمشرق میں واقع ایک وادی جہاں بہت سی بستیاں اور کھیتی باڑی ہے۔

**تُخْتُمْ:** یمن میں حارث بن کعب کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

**تُرْس:** ڈھال۔ جمع اتراس۔ آپ کے پاس ایک سفید ڈھال تھی جس کا نام موجز تھا۔

**التَّلاعَۃُ:** رایہ کے پہاڑوں میں ایک چھوٹی وادی۔ اس کا بالائی حصہ بنو ہذیل کے پاس ہے اور زیریں حصہ بنو مجادلہ کا ہے، جن کا تعلق کنانہ کے بنی شعبہ سے ہے۔ مکے کے جنوب میں تقریباً ۶۰ کلومیٹر واقع ہے۔

**بنو تمیم:** یہ تمیم بن مر سے منسوب ہیں۔ ارض نجد میں بصرۃ اور یمامہ کے علاقوں میں رہتے ہیں۔

**تَیْمَنُ:** وزک کی طرف ایک وادی۔ صحیح یہ ہے کہ نجد کے بالائی علاقے میں ایک وادی ہے۔

## باب الثاء

**الثَّنَایَا:** یہ ثَنِیّۃ کی جمع ہے۔ ثنیہ پر پہاڑی کا گھاٹی کو کہتے ہیں، جس میں آمدورفت ممکن ہو۔ حنین کی ایک پہاڑی جو مکہ کے مشرقی جانب تقریباً ۵۰ کلومیٹر پر ہے۔ خُلَیْفۃ کی بستی کے قریب بھی ایک ثنایا ہے۔ ایک ثنایا دَحْنَا کے قریب جس سے قرن المنازل کی وادی میں نکلتے ہیں۔

**ثَنِیَّۃُ البَیْضَاء:** دیکھئے البیضاء۔

## باب الجیم

**جَابِیَۃُ:** ایک حوض جس میں اونٹوں کے لئے پانی جمع کیا جاتا ہے۔ دمشق کے علاقے میں جولان کے نواح میں ایک بستی۔

**جَازَانُ:** صنعاء کے حاجیوں کے راستے میں ایک جگہ۔

**الجوْلَانُ:** دمشق کے جنوب مغرب میں پہاڑی چوٹیوں کا سلسلہ۔

الجَباجِبُ: مکے کا ایک پہاڑ۔

جَبَلَۃٌ: جاہلیت اور صدر اسلام میں دیار بنی عامر بن صعصعہ کی ایک جگہ۔ آج کل یہ دیار عُتَیبہ میں ہے۔

الجَرُّ: جبل احد کی جڑ میں ایک جگہ۔

جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف: آپ کے چچا کے لڑکے اور حضرت علی ؓکے بھائی حضرت علی ؓسے دس سال بڑے تھے۔ سابقین الاسلام میں سے تھے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت کے موقع پر حبشہ ہجرت کی۔ ۷ ہجری میں حبشہ سے مدینے واپس آئے۔ ان تین آدمیوں میں سے ہیں، جنہیں غزوہ موتہ کے موقع پر لشکر کا امیر مقرر کیا گیا۔ زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکر کی قیادت انہوں نے سنبھالی۔ ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے قیادت کی اور شہید ہوئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید نے قیادت کی اور لشکر فتح یاب ہوا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ لڑائی میں ان کے دونوں بازو کٹ گئے تھے۔ اللہ نے ان کے بدلے ان کو دو پر عطا فرمائے اسی لئے وہ جعفر طیار مشہور ہیں۔

الـجَـلِيْـلُ: شمالی فلسطین کا ایک بڑا اور بلند پہاڑ جہاں بڑی تعداد میں شہر اور بستیاں آباد ہیں۔ آج کل یہاں اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ہے۔

جندب بن جنادہ: دیکھئے ابوذر غفاری

الجَوَاءُ: عَذرَاءُ کے قریب شام کے علاقے میں ایک جگہ۔

الـجَوْسِيَّةُ: یا الـحَوْشِيّة تیماء کے شمال میں ایک راستہ جو حجاز سے ملی ہوئی اردن کی حدود میں جَوش اور اہائر کی طرف جاتا ہے۔ آج کل الجوشیہ یا الحوشیہ کو کوئی نہیں جانتا۔

## باب الحاء

حارث بن ابی ضِرَار الخزاعی: یہ بنی مصطلق کا سردار تھا۔ بنی خزاعہ کے ایک شخص جذیمہ بن سعد کا لقب مصطلق تھا۔ بنی خزاعہ کی یہ شاخ اسی نام سے مشہور ہے۔ غزوہ بنی مصطلق میں حارث کی بیٹی جویریہ بھی قید ہو کر آئی۔ حارث جویریہ کے فدیے کے لئے بہت سے اونٹ لے کر آیا۔ ان میں سے دو نہایت عمدہ اونٹ ایک گھائی میں چھپا دیئے۔ باقی اونٹ مدینے پہنچ کر آپ کے سامنے پیش کئے اور کہا کہ یہ میری بیٹی کا فدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں جو ہم نے عقیق کی فلاں گھائی میں چھپائے ہیں۔ حارث نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک

آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ اللہ ہی نے آپ کو مطلع کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے اور اس کی قوم کے کچھ لوگ بھی ایمان لے آئے۔

**حارث بن ربعی:** دیکھئے ابوقتادہ الانصاری۔

**حارث یا حرث بن عبد کلال الحمیری:** ان کا تعلق یمن کے قدیم قبائل حمیر سے تھا۔ آپ کی بعثت کے دنوں میں یمن کے سرداروں اور رئیسوں میں سے تھے۔ آپ نے جن سلاطین اور ملوک کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تھے، ان میں حارث بن عبد کلال بھی تھے۔ آپ نے اپنا نامہ مبارک عیاش ابن ابی ربیعہ المخزومی کے ذریعے ان کو بھیجا تھا۔ حارث اور اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے ۹ھ میں مدینے آ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔

**حارث بن عبد المطلب:** عبدالمطلب کے بڑے بیٹے جو زمزم کی کھدائی کے وقت ان کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔ عبدالمطلب کھودتے جاتے تھے اور حارث مٹی اٹھا کر پھینکتے جاتے تھے۔ دونوں باپ بیٹا تین دن تک کھدائی میں مصروف رہے۔ آخر تیسرے دن کنوئیں کے آثار نظر آئے تو عبد المطلب نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور کہا یہی اسماعیل علیہ السلام کا کنواں ہے۔

حارث بن کعب (بنو) یمن کا ایک قحطانی قبیلہ جو نجران میں بنو ہمدان کے پڑوس میں آباد تھا

**الحِجْرُ:** ارض ثمود میں ایک وادی جہاں مدائن صالح کے پہاڑوں سے پانی آتا ہے۔

**حذیفہ بن الیمان:** ان کی کنیت ابوعبداللہ۔ یہ اور ان کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے آئے۔ قریش نے ان دونوں سے عہد لیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قتال نہیں کریں گے، اسی لئے یہ دونوں غزوہ بدر میں حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت حذیفہ احد اور بعد کے غزوات و سرایا میں شریک رہے۔ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے چالیس روز بعد حضرت حذیفہ کی وفات ہوئی۔

**حَرامَ بن مِلْحَان:** یہ حضرت انس کے ماموں ہیں۔ بیئر معونہ کے موقع پر جن ۷۰ آدمیوں کو ابو براء بن عازب بن عامر کے ساتھ تبلیغ دین کے لئے بھیجا گیا تھا، ان میں حرام بن ملحان بھی تھے۔ ان لوگوں نے بیئر معونہ پر پہنچ کر قیام کیا جو بنی عامر اور بنی سُلیم کے پتھریلے علاقے میں بنی سلیم کے زیادہ قریب واقع ہے۔ پھر انہوں نے حرام بن ملحان کو آپ کا نامہ مبارک پہنچانے کے لئے بنی عامر کے رئیس اور ابو براء کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس بھیجا۔ اس نے نامہ مبارک دیکھنے سے پہلے ہی ایک شخص کو اس کے قتل کا اشارہ کر دیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ صفر ۴ھ کا

ہے۔

حرۃ بنی سُلَیم: دیکھئے ارض بنی سلیم۔

الحِسَاء: مدینے کے جنوب میں وادی عقیق کے آخری حصے میں ۱۵ کلومیٹر پر ایک مقام۔ اردن میں معان کے شمال میں ایک بستی۔

حَسَّانُ بن ثابت انصاری خزرجی: ہجرت سے ۶۰ سال پہلے مدینے میں پیدا ہوئے۔ ان کی کنیت پہلے ابوالولید تھی، پھر ابوالحُسام ہوئی۔ اسلام سے پہلے اپنے قبیلے کے شاعر تھے۔ اسلام کے بعد شاعر امت ہوگئے۔ ہر جگہ اور ہر موقع پر اسلام دشمنوں کی ہجو کرتے تھے۔ ۱۲۰ سال زندہ رہے۔ ابتدائی نصف عمر جاہلیت میں گزاری اور آخری نصف زمانہ اسلام میں۔

الحَضرُ: شہر کی مانند ایک عظیم قلعہ جو دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھا۔ کہتے ہیں کہ اس میں ساٹھ بڑے بڑے برج تھے۔ ان برجوں کے درمیان ۹۰ چھوٹے برج تھے۔ ہر برج کے سامنے ایک محل اور اس کے ساتھ ایک حمام تھا۔ محل کے ساتھ ایک عظیم نہر گزرتی تھی جس پر بہت سی بستیاں آباد تھیں۔

حَضَنٌ: عرب کا ایک بلند پہاڑ جو طائف کے مشرق سے شمال تک ہے۔ طائف سے ریاض جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے۔ اس کے ساتھ بہت سی وادیاں اور چشمے ہیں۔

الحَفَرُ: نجد کے شمال مشرق میں ایک وادی۔ اس کو حَفَرُ الباطن بھی کہتے ہیں۔

حَفْنٌ: مصر کے نواح میں ایک بستی۔

حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب۔ ان کی والدہ ام حکیم ہیں۔ مکے کے اشراف اور عقلمند لوگوں میں سے ہیں۔ حضرت خدیجہ ان کی چچی اور زبیر بن عوام ان کے چچا کے لڑکے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شریک ہوئے۔ عام الفیل سے ۱۳ سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت میں ۵۸ ہجری میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حَلِیٌّ: ساحل سمندر پر یمن کا ایک شہر۔ مکے اور اس کے درمیان ۸ دن کی مسافت۔

حَلْیَۃُ: تہامہ حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی، جہاں کنوؤں اور زراعت کی کثرت ہے۔ مکے کے مشرق میں ۵۵ کلومیٹر کے فاصلے پر اور حَلْیَہ سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک وادی۔

الحَمْش: فدیۃ المرار کے شمال میں ایک مقام۔

۲۶۱ حنظلہ بن الربیع الاسدی: ان کی کنیت ابو رِبْعِیْ ہے۔حنظلہ کا بت کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ عراق کی جنگوں میں شریک رہے۔البتہ جنگ جمل میں شریک نہیں ہوئے۔حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔

حنظلہ بن عامر: غزوہ احد میں حضرت حنظلہ نے کافروں کے سپہ سالار ابوسفیان پر بھرپور وار کیا اور قریب تھا کہ ان کی تلوار ابوسفیان کا کام تمام کر دیتے۔اس وقت شداد بن اوس نے اچانک پیچھے سے جھپٹ کر ان کے وار کو روکا اور حضرت حنظلہ کو شہید کر دیا۔آپ ن فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان حنظلہ کو سفید ابر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں۔ابوسعید ساعری کہتے ہیں کہ ہم نے جا کر ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔پھر آپ نے حال معلوم کرنے کے لئے ان کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔بیوی نے بتایا کہ جب انہوں نے غیبی پکار سنی تو وہ جنابت کی حالت میں جہاد کے لئے نکل گئے تھے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے،اسی لئے ان کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں۔

## باب الخاء

الخَابُوْر: نرم پتھریلی زمین۔ان نہروں میں سے ایک نہر جو جزیرہ فراتیہ کے وسط میں دریائے فرات میں گرتی ہے۔

خَارِفْ: یمن میں صنعا کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

خالد بن البکیر بن عبدا الیل: خالد اور ان کے تینوں بھائی ایاس،عامر اور عاقل سابقین اسلام میں سے تھے۔ابن سعد کہتے ہیں کہ دارارقم بن ارقم میں سب سے پہلے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔سب نے اپنی بیویوں کے ساتھ مدینے ہجرت کی اور مدینے رفاعہ بن منذر کے ہاں قیام کیا۔آپ نے ان کے اور زید بن دشنہ کے درمیان مواخاۃ قائم فرمائی۔رجیع کے دن ۳۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

خالد بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قعی: کنیت ابوسعید۔

ان کا نام ام خالد بنت جناب بن عبد یالیل۔ قدیم اسلام ہیں۔ ان کی لڑکی کہتی ہیں کہ میرے والد اسلام میں پانچویں ہیں۔ ان سے پہلے حضرت علی، حضرت ابو بکر، زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص اسلام لائے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان کے اسلام کا باپ کو پتہ چلا تو اس نے گالیاں دیں اور سر پر لاٹھیاں مار مار کر سر پھاڑ دیا اور گھر سے نکال دیا۔ اپنے دوسرے لڑکوں کو ان سے بات کرنے سے منع کر دیا۔ اہلیہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ سے آئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ آپ نے خیبر کی غنیمت میں سے ان کو حصہ دیا۔ حضرت ابو بکر کی وفات سے ۲۴...... پہلے شام میں واقعہ جناد بن شہید ہوئے۔

**خالد بن ولید المغیرہ:** غزوہ موتہ سے پہلے اسلام لائے، اس لئے غزوہ موتہ میں شریک ہوئے اور حضرت زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد انہی کو امیر بنایا گیا اور اللہ نے انہی کے ہاتھ پر فتح دی۔ موتہ کے روز ان کے ہاتھ سے ۹ تلواریں ٹوٹی۔ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں اور خالد اور عثمان بن طلحہ صفر ۸ ھ کے شروع میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ فتح مکہ کے دن حضرت خالد نے اسلامی لشکر کے ایک حصے کی قیادت کی اس کے بعد کئی سرایا میں اسلامی لشکر کی قیادت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت سے اہم لشکروں کی قیادت کی۔

**خَطْمُ الحَجُوْن:** جبل حجون کا وہ تنگ راستہ جو معلات کی طرف وادی میں جاتا ہے۔

**الخَوَانِقُ:** دیکھئے حَلْيَةُ۔

**الخَوَرْنَقُ:** عراق کے شہر حرہ میں ایک قصر۔ حرہ میں ابھی اس کے آثار موجود ہیں۔

**خَيْوَان:** قبیلہ میں ہمدان کا ایک بطن۔

**خَيْوَنُ:** صنعا کے علاقے میں ایک بستی جہاں یعوق بت نصب تھا۔ یمن کے نواح میں ارض ایک شہر۔

## باب الدال

**دَيْرُ البَلَحْ:** مصر کے راستے پر غزوہ کے قریب البلح نام کی ایک آبادی معروف ہے۔

## باب الذال

**ذَاتُ الاَصَابِعُ:** شام کے علاقے میں عذرا کے قریب ایک جگہ۔

**ذِمَارُ:** یمن میں صنعاء سے دو مرحلوں کے فاصلے پر ایک بستی۔

**ذُوْ انیلُ:** بدر اور وادی الصفراء کے درمیان بنی جعفر بن ابی طالب کا پانی کا چشمہ جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

**ذُوبَصَرٍ:** مدینے، مشرق جانب معدن بنی سلیم اور نقرہ کے درمیان عراق کے حاجیوں کے راستے میں ایک جگہ۔

**ذوالکَلاع الحمیری:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبداللہ البجلی کو ذی الکلاع الحمیری اور ذی عمرو کی طرف بھیجا کہ وہ ان دونوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ سو وہ دونوں مشرف با اسلام ہو گئے۔ جریر ابھی ان کے پاس ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح ذی الکلاع کی بیوی حزیبہ بنت ابرہہ بھی اسلام لے آئی۔

## باب الراء

**ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا لڑکا اور سفیان حارث کا بھائی عمر میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے بڑے تھے۔ اپنے بھائی کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ اسلام نے پہلے ان کا لڑکا قتل ہو گیا۔ اس کا نام آدم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کے تمام خن میرے قدموں کے نیچے پامال ہیں اور سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث عبد المطلب کا خون ہے۔ احد اور اس کے بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۲۳ میں وفات پائی۔

**رَحرَحانُ:** حناکیہ شہر کے مشرق میں قدرے جنوب کی طرف ایک پہاڑ مدینے کے مشرق میں تقریباً ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ۔

**الرَدْمُ:** مکے میں ایک جگہ اس کو رَدْمُ بنی مراد اور ردم بنی جمح بھی کہتے ہیں۔

**رُضَاء:** بنی ربیع بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم کا بت اور گھر۔

**رُقُوقِتَنُ:** ان مقامات یں سے ایک مقام جہاں ۸ھ میں غزوہ موتہ ہوا تھا۔

**الرَقِیم:** وہ بستی جہاں اصحاب کہف شروع میں آباد تھے۔ غار سے سو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی بستی ہے، جس کو رجیب کہتے ہیں۔ ماہر اثریات رفیق دمانی کا خیال ہے کہ یہ رقیم کی بگڑی ہوئی

شکل ہے کیونکہ یہاں کے بروائڑ قاف کو جیم اور میم کو یا سے بدل کر بولتے ہیں چنانچہ آپ حکومت اردن سے اس بستی کا نام سرکاری طور پر رقیم کر دیا ہے۔

**رملہ بنت ابی سفیان**۔ دیکھئے حبیبہ بنت ابی سفیان۔

## باب السین

**السَّافِلَۃُ**: مدینے کا زیریں علاقہ۔

**المَسَّدَادُ**: ایک کمان کا نام۔

**السَّدِیر**: خَوَرْنَق کے قریب ایک محل جس کے تین طرف ہموار جنگل ہے۔ خورْنَق کے قریب ایک نہر۔

**السَّرَاۃ**: اونچا پہاڑی سلسلہ:

**سَعدو**: ساحل جدہ پر نصب بنی ملکان بن کنانہ کا بت جوان کے علاقے کے جنگل میں طویل چٹان کی شکل میں تھا۔

**سعد بن ابی وقاص**: اپنے اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ میں اندھیرے میں ہوں اور کوئی سجھائی نہیں دیتی۔ اس وقت میرے لئے چاند روشن ہوا اور میں اس کے ساتھ چلا۔ میں نے دیکھا کہ ابو بکر، علی اور زید بن حارثہ مجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ تم یہاں کب سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایک ساعت سے۔ پھر جب دن نکلا تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ مجھ سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ میں تیزی سے آپ کی طرف گیا اور شعب اجیاد میں آپ سے ملا اور اسلام لے آیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا اب تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ پھر سعد بن ابی وقاص آئے۔ بدر و احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا تیر پھینکا۔ یہ مستجاب الدعوات تھے۔ ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔

**سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زھیر**: جلیل القدر صحابی، انصار کے نقیبوں میں سے ایک نقیب

ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔ بیعت عقبہ اول و دوم میں شریک رہے۔ غزوہ بدر اور احد میں حصہ لیا اور احد میں شہید ہوئے۔

**سعد بن زید الاشہلی الانصاری:** جلیل القدر صحابی اور نہایت بہادر گھوڑ اسوار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیانت اور اچھی شہرت کی بنا پر ان کو بنی قریظہ کا کچھ سامان نجد میں فروخت کرنے اور اس قیمت سے گھوڑے اسلحہ خریدنے کی ذمے داری سونپی۔ فتح مکہ کے بعد آپ نے ان کی سربراہی میں مناۃ بت کے انہدام کے لئے رمضان ۸ ھ میں ایک سریہ مُشَلَّلُ بھیجا۔

**سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ:** ان کی کنیت ابو ثابت ہے۔ خزرج کے سردار و نقیب تھے۔ بیعت عقبہ دوم میں شریک ہوئے۔

**السَّغاءُ:** آپ کا ایک چھوٹا نیزہ۔

**سُلْوَانُ:** کَشُبُ اور تَربَۃُ کے درمیان ایک وادی اور ایک پہاڑ۔

**سُهَیْل:** مکے کا ایک پہاڑ۔

**سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہؒ:** ان کی کنیت ابو ثابت ہے۔ خزرج کے سردار تھے۔ بیعت عقبہ دوم میں شریک ہوئے اور ۱۲ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ سعد بہت شریف النفس اور سخی تے۔ کھانے کے لئے فقرا کثرت سے ان کے گھر پر آتے تھے۔ سعد روزانہ رات کے وقت ۸۰ اہل صفہ کو ہمراہ لے کر اپنے گھر آتے اور انہیں کھانا کھلاتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے آئے تو سعد روزانہ گوشت یا دودھ کے ثرید کا ایک بڑا پیالہ یا کوئی اور چیز بھیجا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن عبادہ انصار کے لشکر کے امیر تھے۔ حضرت عمر کی خلافت کے اڑھائی سال بعد شام کے شہر حوران میں وفات پائی۔

**سعد بن مُعاذ بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل:** ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ دعوت اسلام قبول کرنے والے ابتدائی انصار میں سے ہیں جو مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ بدر کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا تو سعد بن مُعاذ انصار کی ایک جماعت کے ساتھ چھپر کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ سعد بن معاذ طویل القامت اور عظیم انسان تھے۔ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر اوس کے لوگوں نے حضرت سعد کو حکم بنایا تو حضرت سعد نے فیصلہ دیا کہ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا

جائے، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اور ان کے مال کو بانٹ لیا جائے اور ان کے گھر مہاجرین و انصار کو دے دیئے جائیں۔ فیصلہ سن کر آپ نے فرمایا تم نے یہ فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق کیا۔

**سَلْحِیْنُ**: یمن کے قلعوں میں سے ایک عظیم قلعہ یہ بھی ان قلعوں میں سے ہے، جن کو اریاط حبشی نے منہدم کیا تھا۔

**سَلْمَانُ**: حائل اور فرات کے درمیان واقع صحرا میں پانی کی ایک جگہ۔

**سَمُرَۃ بن جُندَبُ بن ھلال الفزاری** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ احد کے موقع پر تیراندازی کی بنا پر آپ نے رافع بن خدیج کو غزوے میں شرکت کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ اس پر سمرہ بن جندب جن کو کم سنی کی بنا پر غزوے میں شرکت کی اجازت نہیں ملی تھی، لوگوں سے کہنے لگے کہ میں کشتی میں رافع کو پچھاڑ دوں گا۔ جب آپ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے دونوں میں کشتی کرائی، جس میں سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا، اس لئے آپ نے سمرہ کو بھی لشکر میں شامل ہونے کی اجازت عطا فرمادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ چلے گئے۔ ۶۰ ہجری میں بصرہ یا کوفہ میں وفات پائی۔

**سَمُرُ**: نخلة الیمانیہ کے شمال میں ایک پہاڑی درہ۔

**سَیَرُ**: مدینہ منورہ اور بدر کے درمیان ریت کا ایک ٹیلہ۔ اسی جگہ آپ نے بدر کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔

**شَامُ**: عرب کے عرف میں ہر وہ چیز جو شمال کی جانب ہو، اور عرف عام میں اس سے مراد دمشق ہے۔ تاریخی اعتبار سے شام سوریہ، اردون، لبنان، فلسطین اور لواءِ سکندرون پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے ۸ھ میں مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غزوۂ موتہ کے موقع پر شام میں داخل ہوئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تمام بلاد شام فتح کئے۔ ان میں سے مشہور معرکہ یرموک کا معرکہ ہے۔

**الشَّظَاۃُ**: وادی قناۃ کا سامنے کا حصہ۔ آج کل الشظاۃ اور وادی قناۃ کو وادی العیون کہتے ہیں۔

**شعب علی**: دیکھئے شعب ابی طالب۔

**شعبُ بنی ھاشم**: دیکھئے شعب ابی طالب۔

**شعب ابو یوسف**: دیکھئے شعب ابی طالب۔

شُعْبَۃُ عبداللہ: پہاڑ کی چوٹیاں، درخت کی شاخیں، واحد شُعَبْ، یَلَیْلُ کے قریب ایک جگہ۔

شَوْغَرْ یا شَوْعَرْ: دیکھئے حَضَنٌ۔

## باب الشین

شَمَّرْ: طَیِّءُ کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔ دوسرے کا نام سلمٰی ہے۔ آج کل ان دونوں پہاڑوں کو مُشَمَّرْ کہتے ہیں۔

شَوْغَرْ: حرۃ کشب کے قریب ایک پہاڑ۔

## باب الصاد

الصَّحِیْفَۃُ: وہ دستاویز جو مدینے ہجرت فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان قبائل اور مدینے کے مسلمانوں اور یہودیوں کے لئے تحریر فرمائی تھی۔ یہی دنی کا پہلا تحریری دستور ہے۔ اس کو دستور نبوی ﷺ، میثاق مدینہ اور کتاب نبوی ﷺ بھی کہتے ہیں۔

صَلْدَدْ: مدینے کے مشرق میں ایک پہاڑ۔ آج کل یہ غیر معروف ہے۔

صَرْفَدْ: شام میں بُصریٰ شہر کے مشرق اور السُّوَیْدَاء کے جنوب میں ایک شہر۔

صُرَدُ بن عبداللہ الازدی: اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ نے ان کو ان لوگوں کا امیر مقرر فرمادیا جو ان کی قوم میں سے مسلمان ہو گئے تھے۔

الصُّمَّانُ: یاقوت کہتے ہیں کہ پہاڑ کے نزدیک سخت زمین۔ نجد کے زیریں علاقے میں الدہنا اور ساحل خلیج کے درمیان ایک۔

ضَمَارُ: دیار بنی سُلَیم بن منصور میں مِرْدَاس کا بت ایک دن مرداس نے اپنے بیٹے عباس سے کہا کہ اے میرے لڑکے ضما کی عبادت کیا کر کیونکہ یہ تجھے نفع بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی۔ ایک دن عباس نے اس کو جلا دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ حجاز کا ایک عظیم پتھریلا علاقہ جو طائف کے شمال سے مدینہ منورہ دراز ہے آج کل معروف نہیں۔

# باب الضاد

**ضَمَارُ:** دیار بنی سُلَیم بن منصور میں مِرْدَاس کا بت تھا۔ ایک دن مرداس نے اپنے بیٹے عباس سے کہا کہ اے میرے لڑکے ضماد کی عبادت کیا کر کیونکہ یہ تجھے نفع بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی۔ ایک دن عباس نے اس کو جلا دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف با اسلام ہوگیا۔ حجاز کا ایک عظیم پتھریلا علاقہ جو طائف کے شمال سے مدینہ منورہ دراز ہے آج کل معروف نہیں۔

**صَرْ فَدُ:** شام میں بُصریٰ شہر کے مشرق اور السُّوَیْدَاء کے جنوب میں ایک شہر۔

**صُرَدُ بن عبداللہ الازدی:** اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ نے ان کو ان لوگوں کا امیر مقرر فرما دیا جو ان کی قوم میں سے مسلمان ہوگئے تھے۔

**الصُّمَّانُ:** یاقوت کہتے ہیں کہ پہاڑ کے نزدیک سخت زمین۔ نجد کے زیریں علاقے میں الدہنا اور ساحل خلیج کے درمیان ایک۔

**طَفْخَةُ:** بصرہ کی طرف ضریہ سے ایک مرحلہ پہلے طریق بصرہ پر بنی کلاب کی ایک جگہ۔

**طُفَیل بن عَمرو الدُّوسیؒ:** قبیلہ دوس کے سردار اور مشہور شاعر تھے۔ ہجرت سے پہلے جب مکے آئے تو قریش کے لوگوں نے ان کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سنیں کیونکہ ان کا کلام لوگوں کے مابین تفریق پیدا کرتا ہے چنانچہ قریش کی باتوں سے متاثر ہوکر انہوں نے اپنے کانوں میں کپڑا ٹھونس لیا تا کہ آپ کا کلام کانوں تک نہ پہنچے۔ ایک دن یہ حرم میں تھے کہ ان کو خیال آیا کہ میں خود ایک اچھا شاعر ہوں، کلام کے حسن و قبح سے واقف ہوں، اس لئے ان کا کلام ضرور سننا چاہئے۔ اس وقت آپ بیت اللہ کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے۔ طفیل کو آپ کا کلام بھلا معلوم ہوا، اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مزید کلام سننے کی خواہش کی۔ آپ نے قرآن کریم کی کچھ سورتیں تلاوت فرمائیں۔ طفیل ان کو سن کر اسی وقت مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور اسلام سے زیادہ معتدل کوئی دین نہیں۔

**طِلَاحُ:** غزال کے شمال مشرق میں ایک چھوٹی وادی۔

**طَلَالُ (ذو):** نجد کے بالائی حصے میں عفیف سے مدینہ جاتے ہوئے بائیں جانب دیار بنی عامر میں ویران علاقہ۔

**الظُّرَیْبَۃُ:** **الظَّرِیْبَۃُ:** زمانہ قریب میں اہل عراق کی میقات تھی۔ اس جگہ کو ذات عرق بھی کہتے ہیں۔

**عَاتِکَۃُ بنت خالد الخزاعیۃ:** دیکھیے ام معبد۔

**عاصم بن ثابت الانصار:** سابقین انصار میں سے جلیل القدر صحابی، غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ بنی لحیان کے کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ احکام اسلام اور قرآن سکھانے کے لئے کچھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ آپ نے بعض دوسرے صحابہ اور حضرت عاصم بن ثابت کو ان کے ہمراہ بھیج دیا۔ جب وہ ان کے علاقے میں پہنچے تو ان کی بدنیتی کا پتہ چلا۔ حضرت عاصم نے قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

**عَالِجُ:** نجد کے شمال میں بلاد عرب کا عظیم ریگستان۔

**العَالِیَۃُ:** مدینے کا بالائی حصہ جہاں سے وادی بطحان آتی ہے۔

**عَامِرٌ:** مکے کا ایک پہاڑ۔

**عَامِرُ بن طُفَیل:** بنی عامر کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ بئر معونہ کے حادثے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

**عامر بن فُهَیْرَۃُ:** یہ غلام تھے۔ ابتدائی زمانے میں اسلام لائے، اللہ کے راستے میں ان کو بہت تکلیفیں دی گئیں تا کہ وہ اسلام چھوڑ کر اپنے سابقہ دین پر آ جائیں لیکن وہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔ اہل مکہ کے چرواہوں کے ساتھ حضرت ابوبکر کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لئے مکہ سے نکلے اور غار ثور میں ٹھہرے تو دودھ کے لئے عامر رات کے وقت بکریاں لے کر غار پر آ جاتا اور صبح ہونے سے پہلے بکریوں کو واپس لے جاتا اور ان کے پیروں کے نشانات مٹا دیتا۔ پھر جب آپ غار سے روانہ ہوئے تو عامر نے بھی آپ کے ہمراہ ہجرت کی۔ بدر اور احد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

**عُبَادَۃُ بن الصَّامِتُ:** ان کی کنیت ابوالولید تھی، انصاری تھے، نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور ۱۲ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ بدر، احد اور کچھ دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ شام کی فتح کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اور معاذ بن جبل اور ابو

الدرداء کو وہاں بھیجا تا کہ وہ وہاں کے لوگوں کو قرآن اور دین کی تعلیم دیں چنانچہ عبادہ بن صامت نے حمص میں قیام کیا۔ ابوالدرداء نے دمشق میں اور معاذ نے فلسطین میں قیام کیا۔ بعد میں عبادہ بھی فلسطین منتقل ہو گئے ۔۳۴ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی ۔

**العباس بن عبادہ بن نضلة:** نبوت کے بارہویں سال ایام حج میں مدینے کے جن ۱۲ آدمیوں نے عقبہ کے قریب رات کے وقت منیٰ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی تھی ، یہ ان میں شامل تھے ۔اس بیعت کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں ۔غزوہ احد میں شہید ہوئے ۔

**عباس بن عبدالمطلب:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور قریش کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ بعض کہتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور بعض کے نزدیک غزوۂ بدر سے پہلے اسلام لائے ۔غزوہ حنین کے موقع پر جب مسلمان منتشر ہو گئے تو یہ آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے ۔ یہ بلند آواز تھے ، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں آواز دو۔ اے مہاجرین کے گروہ ۔ اے انصار کے گروہ ۔ اے بیعت رضوان والو ۔ حضرت عباس کی آواز سن کر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور کفار پر حملہ کر دیا۔ مشرکین شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کو فتح ہوگئی ۔ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے ۔۳۲ ہجری میں وفات پائی ۔ اس وقت ان کی عمر ۸۷ یا ۸۸ سال تھی ۔ بقیع میں دفن ہوئے ۔

**عبدالرحمن بن عوف:** ان کی کنیت ابو محمد ہے ۔قریش میں بنی زہرہ بن کلاب سے ہیں ۔ان کا نام عبدعمرو یا عبدالکعبہ تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن کر دیا۔ ہجرت سے ۴۴ سال پہلے پیدا ہوئے ۔عشرہ مبشرہ ( جن کو جنت کی بشارت دی گئی ) میں سے ایک ہیں ۔ دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے ۔ دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے ۔ بہت مالدار تھے ۔ ایک موقع پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار درہم دیئے تھے جو اس دن ان کے کل مال کا نصف تھے ۔ کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے تھے ۔حتیٰ کہ ایک دن میں انہوں نے تیس غلام آزاد کئے ۔۳۲ ہجری میں وفات پائی ۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی ۔

**عبداللہ بن انیس:** ان کا تعلق قبیلہ قضاعہ کے بنی ...... بن وَبَرَة سے اور انصار میں بنی سلمہ کے حلیف

تھے۔ابورافع سلام بن ابی الحقیق کے قتل میں عبداللہ بن عتیک کے شریک کار تھے۔ابورافع بڑا مالدار یہودی تاجر اور آپ کا سخت دشمن تھا۔خیبر کے قریب اپنے قلعے میں کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا۔عبداللہ بن انیس کو رات کے وقت بہت کم دکھائی دیتا تھا۔اسلام میں بہت سخت تھے۔اس سریہ کے قائد تھے جو سفیان الہذلی کی سرکوبی کے لئے بطن عُرنہ بھیجا گیا تھا۔

**عبداللہ بن حرام:** انصار میں بنی سلمہ سے تھے۔ابو جابر کہہ کر پکارے جاتے تھے۔معرکہ احد میں شریک ہوئے۔اس دن انہوں نے سات مشرکوں کو قتل کیا، پھر انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔تدفین کے بعد آپ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا جب تک تم نے ان کا جنازہ نہیں اٹھایا تھا فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔

**عبداللہ بن رواحۃ بن حارثہ:** ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے انصار سے تھا۔اسلام کے ان تین شاعروں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی شاعری سے مشرکین کا رد کیا اور دین حنیف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اشعار سے مدد کی۔دوسرے دو شعرا میں کعب بن مالک اور حسان بن ثابت ہیں۔بیعت عقبہ دوم میں آپ نے جو ۱۲ نقیب مقرر فرمائے تھے، یہ ان میں سے ایک ہیں۔معرکہ بدر، احد، خندق، صلح الحدیبیہ، عمرۃ القضا میں شریک رہے۔البتہ فتح مکہ میں شریک نہ تھے کیونکہ اس سے پہلے ۸ھ میں غزوہ موتہ میں اللہ نے ان کو شہادت سے نوازا تھا۔

**عبداللہ بن سعد بن ابی سرح:** حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے اور اسلام لے آئے تھے۔لکھنا جانتے تھے، اس لئے آپ نے وحی کی کتابت کے لئے مقرر فرما دیا۔کچھ عرصے بعد مرتد ہو گئے اور مشرکوں میں جا ملے۔فتح مکہ کے دن بھاگ کر حضرت عثمان کے پاس چلے گئے۔حضرت عثمان نے ان کو چھپا کر رکھا۔جب مکہ میں امن وسکون ہو گیا تو حضرت عثمان ان کو لے کر آپ کے پاس آئے اور ان کے لئے امن کی درخواست کی، آپ نے دیر تک سکوت فرمایا پھر ان کا اسلام قبول فرما لیا۔حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان نے ان کو والی اور حاکم مقرر فرمایا۔اسلام پر نہایت احسن طریقے سے قائم رہے۔۲۷ھ میں افریقہ کی فتح کا سہرا ان ہی کے سر رہا۔۳۷ھ میں رملہ میں وفات پائی۔

**عبداللہ بن عتیک:** کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے والے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں کا تعلق اوس سے تھا، اس لئے خزرج کے لوگوں نے چاہا کہ وہ آپ کے ایک اور دشمن ابورافع کو قتل کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔ابورافع کا نام عبداللہ بن ابی الحقیق تھا اور یہ بڑا مالدار

یہودی تاجر اور آپ کا سخت دشمن تھا۔ آپ نے کچھ لوگوں کو ابو رافع کے پاس بھیجا۔ ان میں سے عبداللہ بن عتیک نے رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ پھر جب وہ واپس آنے لگے تو سیڑھی اترتے ہوئے گر پڑے اور پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی حالت میں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

**العَبَرُ:** حضرموت کے شمال مغرب کی طرف ایک جگہ جہاں حضرموت کے حاجی جمع ہوتے تھے۔ حضرموت کے لوگ اس کو عُبْر کہتے تھے یعنی با کے سکون کے ساتھ۔

**عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب:** ان کی کنیت ابومعاویہ تھی۔ ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ عمر میں آپ سے دس سال بڑے تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئی عتبہ کے وار سے زخمی ہوئے اور پر کٹ گیا۔ بدر سے واپسی میں مقام صفراء میں پہنچ کر وفات پائی اور ان کو وہیں دفن فرمایا۔ وفات کے دن ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔

**عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:** تیسرے خلیفہ راشد اور عشرہ مبشرہ میں ہیں۔ ہجرت سے ۵۱ سال پہلے پیدا ہوئے۔ کنیت ابوعمر اور ابوعبداللہ۔ حضرت ابوبکر کی ترغیب سے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ مسلمان ان کے اسلام سے خوش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کو ان کی زوجیت میں دیا۔ انہوں نے اپنی زوجہ کے ہمراہ حبشہ ہجرت کی اور ہجرت مدینہ کے بعد حبشہ سے لوٹے۔ حضرت رقیہ بدر کے بعد اس دن فوت ہوئیں جس دن بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خبر مدینے پہنچی۔ حضرت رقیہ کی وفات کے بعد آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا، اسی لئے ان کو ذی النورین کہا جاتا ہے۔ بہت سخی تھے۔ مسلمان فقراء و مساکین پھر بے حساب خرچ کرتے تھے۔ بہت سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔ بئر رومہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ اس کا پانی مسلمانوں کو بیچا کرتا تھا۔ حضرت عثمان نے اس کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ حدیبیہ کے موقع پر آپ نے بات چیت کے لئے ان کو مشرکین کے پاس بھیجا۔ مشرکین نے ان کو روک لیا اور مسلمانوں کو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ ان کو قتل نہ کر دیں۔ آپ نے صحابہ سے اس بیعت لی کہ اگر عثمان کو نقصان پہنچا تو مشرکین سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ ۲۳ ہجری میں خلیفہ ثالث بنے اور فتوحات کا سلسلہ دراز ہوا۔ ذی الحجہ ۳۵ ہجری سے شہید

ہوئے۔ ۱۲ سال خلیفہ رہے۔

**العُبدوۃُ الدُّنیا:** وادیٔ یَلْیَلْ کی طرف مدینے کی جانب والا اونچا ٹیلہ

**العدوۃ القصویٰ:** وادی یلیل کی طرف مکے کی جانب والا اونچا ٹیلہ۔

**عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد الطائی:** نصرانی تھا اور اپنے باپ کے بعد قبیلہ طئی کا سردار بنا۔ عدی کا باپ حاتم طائی سخاوت کے لئے مشہور تھا۔ نجد میں قید کے قریب فلس نام کا ایک بت تھا جسے قبیلہ طئی کے لوگ پوجتے تھے۔ اس کے انہدام کے لئے حضرت علی کی سربراہی میں ایک سریہ بھیجا۔ حضرت علی نے حملہ کیا تو حاتم طائی کی لڑکی اور عدی کی بہن گرفتار ہوکر مدینے آ گئی اور عدی فرار ہوکر شام چلا گیا۔ عدی کی بہن مسجد نبوی کے احاطے میں کھڑی ہوگئی جب آپ وہاں سے گزرے تو کہنے لگی کہ میرا باپ فوت ہوگیا اور نگران بھاگ گیا۔ آپ مجھ پر احسان کیجئے اللہ آپ پر احسان کرے گا۔ آپ نے دریافت فرمایا تیرا نگران کون تھا۔ اس نے کہا عدی بن حاتم آپؐ نے فرمایا وہی عدی بن حاتم جو اللہ اور اس کے رسول سے بھاگا۔ پھر آپ نے سواری، لباس اور زادراہ کا انتظام کر کے شام سے آنے والے وفد کے ہمراہ بھیج دیا۔ بھائی کے پاس جا کر اس نے اس کو اسلام کی ترغیب دی اور عدی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور کچھ گفتگو کے بعد اسلام لے آیا اور آپ نے ان کو اپنی قوم کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا۔ عدی عراق کی فتح میں شریک رہے اور ۶۴ھ میں وفات پائی۔

**عَذْرَاءُ:** دمشق کے شمال میں غوطہ کی طرف ایک شہر۔ شام کے لوگ آج کل اس کو عَذْرَاءُ کہتے ہیں۔

**العِرْضُ:** مدینے کی ایک وادی جس میں کھیتی باڑی ہوتی ہے اور بہت سی بستیاں ہیں۔ ہر وہ وادی جس میں بستیاں اور پانی ہو۔

**العُرْف:** ہر اونچی اور بلند جگہ۔ اس کی جمع اعراف ہے۔ بلاد عرب میں اعراف کی کثرت ہے۔

**عروہ بن مسعود ثقفی:** ذی قعدہ ۶ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے نکلے تو قریش نے آپ کو روک دیا اور آپ حدیبیہ میں ٹھہر گئے۔ قریش کی طرف سے باری باری کئی لوگوں نے آپ سے گفتگو کی۔ ان میں عروہ بن مسعود بھی تھے۔ آپ سے گفتگو کے بعد انہوں نے قریش سے کہا خدا کی قسم میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں۔ خدا کی قسم عقیدت ومحبت اور تعظیم واخلاص کا یہ منظر میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ فتح مکہ کے بعد جب آپ مدینے واپس جا رہے تھے تو مدینے پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں عروہ آپ کی خدمت میں

حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوگئے۔ عروہ بڑے معزز اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اسلام لانے کے بعد جب وہ اپنے قبیلے میں واپس گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی تو اہل قبیلہ مشورہ کرنے لگے۔ پھر صبح کو حضرت عروہ نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر اذان کہی تو ثقیف کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بارش کردی۔ عروہ شہید ہوگئے۔ ثقیف کے لوگ ایک ماہ تک اپنی حالت پر غور کرتے رہے، پھر انہوں نے ایک وفد آپ کی خدمت میں بھیجا اور آخرکار مسلمان ہوگئے۔

**عَرُوٰی:** نجد کا ایک سیاہ پہاڑ۔

**عُزُوٰی:** دیکھئے عَرُوٰی.

**عَسْجَدُ:** (عَسْجَرُ) مدینے کے نواح میں شمالی یا جنوبی راستے پر ایک جگہ آج کل غیر معروف ہے۔

**عقبة بن عامر الجهني:** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو یہ مدینے کے باہر اپنی بکریاں چراتے تھے۔ پھر انہوں نے مدینے میں داخل ہوکر آپ کے دست مبارک پر ہجرت کی بیعت کی اور اپنی بکریاں چرانے کے لئے بادیہ کی طرف واپس چلے گئے۔ ایک مرتبہ کسی سفر میں یہ آپ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہیں ایسی دو سورتیں سکھاؤں گا جن سے بہتر کوئی اور سورت کسی انسان نے تلاوت نہیں کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان دونوں سورتوں کو پڑھو جب بھی سونے لگو یا سوکر اٹھو۔ یہ ان چند صحابہ میں سے تھے جو آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔

**عقیل بن ابی طالب:** آپ کے چچا ابوطالب کے بیٹے۔ غزوہ بدر میں مشرکین کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے چچا عباس نے دیا۔ صلح حدیبیہ تک اسلام نہیں لائے۔ اسلام لانے کے بعد غزوہ موتہ میں شریک ہوئے۔ انساب العرب کے ماہر تھے۔ بڑے ذہین اور حاضر جواب تھے۔ حنین کے دن آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔

**عکاشہ بن محصن:** بدر اور دوسرے معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ ۶ھ میں غمر کی طرف جو سریہ بھیجا گیا تھا اس کے امیر مقرر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۴۴ سال تھی۔ عکاشہ خالد بن ولید کے لشکر کے ساتھ مرتدین

خلاف لڑنے کے لئے نکلے۔ جب خالد، طلیحہ اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچے تو خالد نے عکاشہ اور ثابت اقرم کو دشمن کے بارے میں معلومات کے لئے طُلَیْحہ بھیجا، جہاں ان کا سامنا مخالف لشکر سے ہوا۔ طرفین میں مقابلہ ہوا اور عکاشہ اور ثابت شہید ہو گئے۔

**عَلَقُ اذق:** دیار ہذیل میں سیاہ پہاڑی سلسلے کے بالاء حصے میں ایک مشہور پہاڑ۔ یہ طائف کے راستے وادی نعمان میں رہے اور مکے سے اس کا فاصلہ ۴۵ کلو میٹر رہے۔

## باب العین

**عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرائو القیس انصاری خزرجی:** ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور نقیب مقرر ہوئے۔ غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد لشکر کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

**عبداللہ بن عبدالمطلب:** عبدالمطلب سب سے چھوٹے اور لاڈلے فرزند، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد، قریش کے لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل حارث، زبیر، حمزہ اور ابو طالب کے بھائی۔ زم زم کے کنوئیں کی کھدائی کے وقت عبدالمطلب نے کہا اگر اللہ نے انہیں دس لڑکے عطا کئے تو ان میں سے ایک کو اللہ کے نام پر ذبح کریں گے۔ جب دس لڑکے پیدا ہو چکے تو انہوں نے منت پوری کرنے کے لئے قرعہ ڈالا جو عبداللہ کے نام نکلا۔ عبداللہ برضا ورغبت قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ بعد میں کاہن کے مشورے سے عبداللہ اور اونٹوں میں قرعہ ڈالا گیا اور اونٹوں کی تعداد میں دس دس کا اضافہ کرتے گئے۔ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا چنانچہ انہوں نے سو اونٹ قربان کر کے اپنی منت پوری کی۔ عبداللہ کا نکاح سیدہ آمنہ سے ہوا تھا نکاح کے بعد تجارت کے لئے شام گئے۔ واپسی میں کھجوروں کا سودا کرنے کے لئے مدینے میں ٹھہرے رہیں، وہیں بیمار ہوئے اور وفات پا گئے اور نابغہ کے مکان میں دفن ہوئے۔

**عِتْوَدْ:** حجاز میں ایک جگہ، بنی کنانہ کے پانی کی ایک جگہ۔

**عَذْرَاءُ:** دمشق کے شمال میں غوطہ کی طرف ایک شہر۔

**علی بن ابی طالب:** ہجرت سے ۲۳ سال پہلے مکے میں پیدا ہوئے۔ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ ان کے والد ابو طالب کثیر العیال تھے۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کفالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

آپ ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف دس سال کے تھے۔ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ بڑے بہادر اور شہ سوار تھے۔ غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ تبوک میں اس لئے شریک نہیں ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ان کو اپنی جگہ قائم مقام مقرر فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو ان کی زوجیت میں دیا۔ ۴۰ ھ میں ابنِ ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ ہجرت کی رات آپ کے بستر پر سوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکینِ مکہ کی جو امانتیں تھیں وہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں اور فرمایا کہ امانتیں ان کے مالکان کو دے دینا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی ادائیگی کے لئے تین دن مکے میں رکے۔

**عمر بن خطاب بن نفیل العدوی القرشی**: کنیت ابوحفص۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو الفاروق کا لقب دیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہجرت سے ۴۰ سال پہلے پیدا ہوئے۔ دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ یہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔ جاہلیت میں قریش کے بڑے بہادر اور نڈر لوگوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے اسلام کی دعا کی تھی۔ اور ۶ ھ میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ سے کم تھی۔

## باب الغین

**غِفَارَۃُ**: جمع غفائرُ۔ دیکھئے مِغْفَرْ:

**غُمَدَانُ**: یہ قلعہ بھی یمن میں تھا اور اس کو بھی ارباط حبشی نے منہدم کیا تھا۔

## باب الفاء

**فَرُعٍ**: جبال ثمر میں سے ایک پہاڑ۔

**الفَمُ**: تثلیث کے مشرقی جانب ایک شہر۔

**فَیفُ النُّهَاقْ**: ذی بقر سے جنوب کی طرف کافی دور ایک جگہ۔

## باب القاف

**قَبِیحَۃُ**: آپ کی چاندی کی تلوار۔

## باب المیم

مِجنّ: پرتلہ ڈھال۔ جمع مَجانّ۔ آپ ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی، جس کا نام ذقن تھا۔

مِغْفَر: خود کی زرہ جسے ٹوپی کے نیچے پہنتے ہیں۔ زرہ کا ٹکڑا جسے ہتھیار بند آدمی جنگ کے وقت اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے۔ جمع مَغافِر۔ صحیحین میں ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ کے سر پر مغفر تھا۔

## باب النون

نَعْمَانُ: دیکھئے بَیْسَانُ۔

## باب الوا

وادی العَاقُوْل: وادی العیون کا بالائی حصہ۔

وادی مَدَانُ: خیبر کے شمال مشرق میں ایک وادی۔ آج کل اس کا کوئی نام ونشان نہیں۔

## باب الیاء

یَسُوْمَانِ: نخلة الیمانیه کے دوکونوں پر آمنے سامنے دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کو یَسُوْمُ سَمُرْ اور دوسرے کو یسوم هلال کہتے ہیں جو یسوم سَمُر کے مقابل جنوبی کونے پر ہے۔

یَسُوْمُ سَمُرْ: دیکھئے یَسُوْمَانُ

یسوم هلال: دیکھئے یَسُوْمَانُ

الیَعْفُوب: آپ کا ایک خچر جو اسکندریہ کے حاکم مقوقس نے ہدیتاً دیا تھا۔ حنین کے دن آپ اس پر سوار تھے۔ آپ کی وفات کے بعد یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں آیا اور ان کے بعد عبداللہ بن جعفر کے پاس رہا۔

یَوْمُ سَلْمَانُ: دور جاہلیت کی مشہور لڑائی جو بکر بن وائل اور بنی تمیم کے درمیان لڑی گئی۔ اس میں عمران ابن مرّۃ الشیبانی، اقرع بن حابس اور بنی تمیم کا ایک سردار گرفتار ہوئے تھے۔